JIBAS **(**The International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu)
ISSN: APPLIED FOR (P) & (E)
Home Page: http://jibas.org
Approved by HEC in Y Category
Indexing: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, Euro pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk,
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

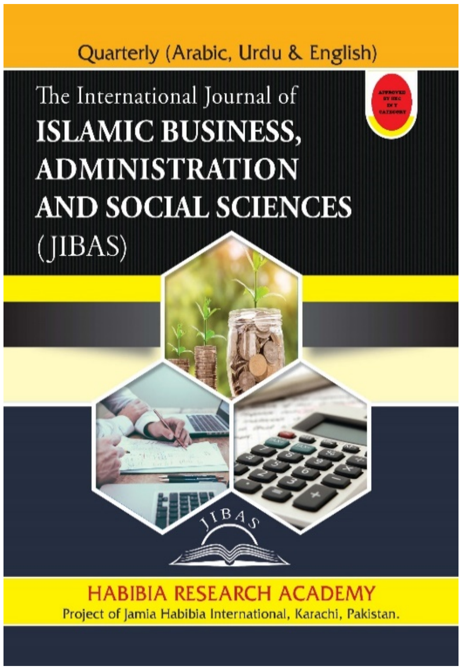

TOPIC:

THE NECESSITY OF UNITY AMONG THE ALL SCHOOL OF THOUGHTS OF MUSLIMS AT PRESENT

مکاتبِ فکر کے درمیان ہم آہنگی وقت کی اہم ضرورت ہے

AUTHORS:

1. *Syed Yaqoob Ali Shah, PhD student at FUUAST, Email ID: syalishah@hotmail.com Orcid ID: https://Orcid.org/0000-0003-0228-3879*
2. *Dr. M, Hassan Imam, Professor Federal Urdu University of Art's, Science and technology Email ID: dr.hassanimam77@yahoo.com Orcid ID:https://Orcid.org/0000-0003-1116-1793*
3. *Dr. Rabia Madni, Professor Federal Urdu University of Art's, Science and technology Email ID: drrabiamadnishahbaz@gmail.com Orcid ID: https://Orcid.org/ 0000-0001-8536-7407*

How to Cite: *Shah, Syed Yaqoob Ali, M, Hassan Imam, and Rabia Madni. 2022. "THE NECESSITY OF UNITY AMONG THE ALL SCHOOL OF THOUGHTS OF MUSLIMS AT PRESENT: مکاتبِ فکر کے درمیان ہم آہنگی وقت کی اہم ضرورت ہے". International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences (JIBAS) 2 (2):35-56.*
URL: *https://jibas.org/index.php/jibas/article/view/52*.
Vol. 2, No.2 || April –June 2022 || P. 35-56
Published online: 2022-06-19

QR. Code

THE NECESSITY OF UNITY AMONG THE ALL SCHOOL OF THOUGHTS OF MUSLIMS AT PRESENT.

مکاتبِ فکر کے درمیان ہم آہنگی وقت کی اہم ضرورت ہے

Syed Yaqoob Ali Shah, M, Hassan Imam, Rabia Madni,

ABSTRACT:

The necessity of Unity among the all school of thoughts of Muslims at present The obstacles and their elimination The main reason of writing this article is to understand the Muslims that what the Islam emphasize on the actual and true education of Quran and Sunna about the Unity of Muslims The holy book QURAN starts speaking with the humanity {God, preserve of the world} (رب العالمين) and ends it with the humanity {God of mankind} (آعوذ برب الناس). Islam also is the religion of human nature and its teaching and rulings are a reflection of Almighty Allah's wisdom and divine strategy. In Islam, the greatest emphasis is on "in unity amongst Muslims", which is second only to Oneness of God. The holy Prophets (peace be upon them) have used Islamic solidarity to attain their divine objectives and purposes because the secret to success depends upon solidarity and the objective of solidarity is preservation of Islam. Even in the difficult times at the own Islam the holy Prophet (peace be upon him) carried his mission by perfect coalition. The fundamental purpose of this article is an attempt to highlight the reasons for discord currently amongst Muslims, this article says the reasons why Muslims are not obeying the order of the almighty Allah and how it be possible to persuade the world of Islam to come together as one. Most of the articles written on the unity of Muslims were not covering the complete message of Quran

Keywords: *Why Muslims unity is essential today, School of thoughts, Quran , Hadith, Analysis about Muslim Unity and our Duties,*

اتحاد بین المسلمین کیوں ضروری ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے کہ جس کے جواب کے لئے نہ کسی دانش ور کی طرف رجوع کرنا پڑے گا اور نہ ہی کسی کتب خانے میں جاکر کتابوں کی چھان بین کرنی ہوگی، بلکہ آج کا بے چارہ مسلمان اگر اپنے ارد گرد ایک نظر ڈالے تو اسے خود بخود اس اہم سوال کا جواب بآسانی حاصل ہو جائے گا۔ فی زمانہ میں جب اختلاف و افتراق و انتشار انتہاپسندی، بدامنی، قتل وغارت گری کے عفریت نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے ایسے میں نہ صرف بین المسلمین اتحاد و اتفاق کی کوشش کرنا اشد ضروری ہے بلکہ بین المذاہب و دیگر ادیان عالم کے درمیان امن وسلامتی کی راہ ہموار کرنا تعلیمات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق عین عبادت ہے۔

ہر صاحب عقل و دانش اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ انسان ایک سماجی مخلوق ہے اور اس کی ضروریات دوسروں سے اس قدر مربوط ہیں کہ تنہا زندگی گزارنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا لہذا اجتماعیت اس کی فطری ضرورت ہے ظاہر ہے کہ اس کے چلانے کے لئے لازماً ایک نظام ہونا چاہیے اسی وجہ سے شریعت اسلامیہ میں اجتماعیت کے تعلق سے واضح احکامات اور تعلیمات دی گئی ہیں اور اس کو واجبات دین میں شمار کیا گیا ہے۔ اسلام دینِ وحدت ہے اور اپنے تمام ماننے والوں کو متحد دیکھنا چاہتا ہے اور دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں کے متحد ہونے کی صورت میں دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہ کر سکی ہے اور نہ کر سکے گی۔ تاریخ اس پر بھی شاہد ہے کہ قوموں کی کامیابی کا راز ان کا آپس میں اتحاد و اتفاق رہا ہے۔

یہ بات حق ہے دینی امور میں اختلاف، ہوس پرستی اور گمراہ نظریات اللہ کے راستے اور دین الہٰی سے روکتے ہیں اسی کی وجہ سے انبیائے کرام کے راستے اور منہج سے انحراف پیدا ہوتا ہے؛ کیونکہ سب انبیاء کرام نے دین الہی کے قیام کا اور حق بات پر باہمی اتحاد کا حکم دیا نیز تفرقہ سے روکا، اور جب اختلاف پیدا ہو جائے متخاصم لوگوں کا دین خطرے میں پڑ جاتا ہے انہیں قرآن و سنت کی تعلیم لینے کی برکت سے محروم کر دیا جاتا ہے ان پر ہوس غالب آجاتی ہے علم و ہدایت کا تسلط ختم ہو جاتا ہے گروہ بندی سے دلوں میں کدورت اور رابطہ اخوت منقطع ہو جاتا ہے۔ افتراق، تنازعات اختلافات اور تفرقہ بازی سے حق تباہ ہوتا ہے، دینی اقدار منہدم ہوتی ہیں اور یہ مشرکین کی مشابہت بھی ہے یہ گمراہی پھیلنے اور جہالت پہ مبنی باتیں پھیلنے کا ذریعہ ہیں ان میں ملوث ہو کر دینی احکام پر عمل، دین کی تعلیم اور دعوت شدید متاثر ہوتی ہیں بلکہ دینی شعائر معطل ہو جاتے ہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور دیگر نیک سرگرمیاں معدوم ہو جاتی ہیں اختلافات کے باعث نعمتیں زائل ہوتی ہیں۔ قرآن و حدیث میں اجتماعیت کا تصور جتنا ابھرا ہوا ہے اور جتنی تاکید سے مسلمانوں کے ایک ایک فرد کو اجتماعیت سے جڑے رہنے کی تعلیم دی گئی ہے افسوس ہے کہ مسلمانوں کے اندر اس پہلو سے کافی تساہل موجود ہے۔ دین کے اکثر احکام تقاضا کرتے ہیں کہ اجتماعیت قائم ہو، اس کے بغیر آدھی شریعت متروک ہو جاتی ہے اور صرف آدھی شریعت پر عمل ممکن رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالی نے ہمیں قرآن پاک میں دو گروہوں یا دو جماعتوں کا پیغام دیا ہے ایک حزب اللہ (اللہ کی جماعت) اور دوسری حزب الشیطان (شیطان کی جماعت) ہے۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والا مسلمان کہلاتا ہے اور اللہ اور رسول کا حکم نہ ماننے والا کافر (یعنی نافرمان اور جو تمام غیر مسلم دیگر ادیان و مذاہب ہیں) کہلاتا ہے اس لئے مسلمان کے لئے خود کو مسلمان کے علاوہ کچھ اور کہنا دین اسلام کی پیروی ہرگز نہیں ہے۔

☆ اللہ تعالی نے مختلف احکام نازل کیے ہیں، ان کا تعلق فرد سے بھی ہے اور معاشرہ سے بھی۔ اجتماعی احکام کا نفاذ ایک نظم کے بغیر ممکن ہی نہیں لہٰذا اسلامی اجتماعیت کا ایک مقصد یہ قرار پاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کیا جائے اور انفرادی اور اجتماعی زندگی میں وہ نافذ ہوں۔

☆ اسلام ساری انسانیت کا دین ہے۔ اس کا مطمح نظر (مقصود) انسانیت کی شیرازہ بندی بھی ہے چنانچہ اسلامی اجتماعیت کا ایک مقصد یہ قرار دیا جاتا ہے کہ لوگ الگ الگ گروہوں کی شکل میں زندگی گزارنے کے بجائے ایک وحدت بن کر زندگی گزاریں۔ یہی وجہ ہے کہ دین میں اختلاف و نزاع کو ناپسند کیا گیا ہے اور اتحاد و اتفاق پر بہت زور دیا گیا ہے۔

مکتبِ فکر کیا ہے: مکتبِ فکر کیا ہے اور مکاتبِ فکر کیوں اور کیسے وجود میں آئے مکاتبِ فکر ایک وسیع موضوع ہے لیکن چونکہ ہمیں صرف مسلمانوں میں مختلف مکاتبِ فکر کے درمیان ہم آہنگی پر اظہار خیال کرنا ہے اس لئے ہم مسلمانوں کے مختلف العقائد کے خدوخال پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں گے۔

DEFINATION: - A School of thought (or intellectual tradition) is a collection or group of people who share common characteristics of opinion or outlook of a philosophy, discipline, belief, social moment, economics, cultural moment or art moment. A belief (or system of beliefs) accepted as authoritative by some group or school.

ایک مکتبِ فکر (school of thought) دراصل ایسے لوگوں یا اشخاص کا ایک گروہ یا مجموعہ ہوتا ہے جو ایک جیسی رائے یا فلسفہ، عقیدہ، سماجی تحریک، ثقافتی تحریک یا فنی تحریک کے حامل ہوتے ہیں۔ سلیس الفاظ میں: یکساں نقطۂ نظر رکھنے والے یا کسی خاص فلسفیاتی، سماجی، عقیدی یا فنّی نظریہ پر متفق افراد کے ایک مجموعے کو مکتبِ فکر کہا جاتا ہے۔

(Etymology) علمِ اشتقاقیات ایک ایسا علم ہے جس کے ذریعے الفاظوں کی تاریخ کا علم و تحقیق کی جاتی ہے۔

دراصل اصطلاح مکتبِ فکر دو الفاظ مکتب اور فکر کا مجموعہ ہے۔ مکتب فی الحقیقت عربی زبان کا لفظ ہے جو فارسی سے ہوتا ہوا اُردو میں وارد ہوا ہے۔ عربی میں مکتب سے مُراد مطالعے کے لئے استعمال ہونے والے کسی میز یا کسی خاص کام کے لیے استعمال ہونے والے کمرۂ کار یعنی دفتر کے لی جاتی ہے۔ جبکہ اُردو اور فارسی میں یہ لفظ مدرسہ کے متبادل کے طور پر مستعمل ہے لفظ فکر بھی اصل میں عربی سے ماخوذ ہے جس کی معانی خیال، سوچ و بچار کے ہیں۔ انگریزی میں اِس کے لئے اسکول آف تھاٹ کی اِصطلاح استعمال کی جاتی ہے جو اِسی اُردو اِصطلاح کی صحیح معنی ہے۔ اُردو میں ایک اَور اِصطلاح مکتبہ فکر بھی ایک متبادل کے طور پر دیکھنے میں آتی ہے جو دراصل مکتبِ فکر ہی کا ایک متغیّر ہے۔ اور دیکھا جائے تو معنوی لحاظ سے صحیح نہیں ہے کیونکہ مکتبہ دراصل کسی کتابخانے یعنی لائبریری کو کہاجاتا ہے مکتبِ فکر کے دو اَور متبادلات مکتبِ خیال اور دبستانِ خیال ہیں۔

مکتبِ فکر یا مکتبۂ فکر؟ 'مکتب' عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کا مطلب ہے: درس گاہ، لکھنے پڑھنے کی جگہ، اسکول، مدرسہ وغیرہ۔ جمع اس کی 'مکاتب' ہے۔ 'مکتبِ فکر' یا 'مکتبِ خیال' کا مطلب ہوا: کسی خاص خیال یا نظریے کے لوگوں کا گروہ۔ جب کہ 'مکتبہ' کا مطلب ہے: کتاب خانہ، دفتر وغیرہ۔ چنانچہ مکتبۂ خیال کے بجائے مکتبِ خیال لکھنا چاہیے۔ جبکہ کتابوں کی دکان کے لیے مکتبہ عام ہے۔ بشریت اور خطا لازم و ملزوم ہیں اس لئے دین کے بارے میں جو مسالک، مکاتبِ فکر یا نقطہ ہائے نظر اس وقت موجود ہیں انھیں انسانوں ہی نے اپنے فہم کی روشنی میں قائم کیا ہے۔ ان میں سے کسی مکتبِ فکر کی ضروری نہیں کہ ہر بات صحیح ہو اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر بات غلط ہو۔ علم و فکر کے اعتبار سے کسی بھی انسانی کاوش کو بالکلیہ صحیح نہیں کہا جاسکتا۔ اس معاملے میں صحیح رویہ یہی ہے کہ ہمیں ہر وقت اپنے دل و دماغ کو کھلا رکھنا چاہیے اور اپنی رائے کے تعصب میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔ چنانچہ مکاتبِ فکر کے بارے یہ تو کہا جاسکتا ہے کہ فلاں مکتبِ فکر حقیقت کے زیادہ قریب ہے لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ فلاں مکتبِ فکر سر تا سر حق ہے۔ حق کی حتمی حجت کی حیثیت صرف اور صرف اللہ کے پیغمبر کی بات کو حاصل ہے۔ اس کو معیار بنا کر آپ کسی بات کے رد یا قبول کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔

اسلام کے الہیاتی مکاتبِ فکر:۔ عقیدہ ایک عربی الاصل اسلامی اصطلاح ہے جس کے لفظی معنی کسی چیز پر یقین رکھنے یا ایمان لانے کے ہیں۔ کسی بھی مذہب کے اعتقادات یا ایمانیات کو عقیدہ کی مثال کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔ عقیدہ / نظام۔ عقائد / نظریہ۔۔ ہر انسان کے عقائد و نظریات اس ماحول یا نظام کی مرہون منت ہوتے ہیں جس میں وہ پروان چڑھتا ہے اور ایک بار ذہنی پختگی یا بالیدگی ہو جائے تو

پھر ان عقائد یا نظریات کو تبدیل کرنا مشکل نہیں تقریباً ناممکن ہوتا ہے حتی کہ کتاب ہدایت کی روشنی کسی کو منور نہ کر دے۔۔۔(اللہ تعالی جس کو چاہیں اپنی طرف منتخب کر لیتے ہیں اور جس کو چاہیں اپنی طرف ہدایت دیتے ہیں)۔۔دین مذہب عقیدہ ایسی چیزیں ہیں جن کا تعلق براہ راست انسان کے دل و دماغ سے ہوتا ہے جو اچانک ہی تبدیل نہیں کی جاسکتیں۔

اسلامی عقیدے:۔یعنی اسلام کے پانچ ستون ہیں جن میں سے اہل سنت، شیعہ، خوارج محمدؐ کی رحلت کے بعد پیدا ہوئے۔ اسلامی الٰہیات کے مکاتب فکر سے مراد اسلامی عقائد کے متعلق تاریخ اسلام کے مختلف ادوار میں رونما ہونے والے متعدد مکاتبِ فکر اور فرقے ہیں۔ محمد ابو زہرہ کے مطابق کرامیہ، علم کلام، قدریہ، جہمیہ، مرجئہ، معتزلہ، باطنیہ، اشعری، ماتریدی اشعری، ماتریدی، بہیمیہ، حروریہ (خوارج، اباضیہ) اور اثری اسلامی عقائد کے قدیم مکاتب فکر ہیں۔ جبکہ شیعہ مکتبِ فکر میں۔(دیہ، باطنیہ)، اسماعیلی امامیہ، باطنی اثنا عشریہ، لویت، لویوں کے الہیاتی مکتب،لویوں کے عقائد، بکتاشیہ، بکتاشی عقائد)، اثناء عشریہ(امامی جعفریہ، اصولیت،اخباری، یحیٰیہ،غالی امامیہ، نصیریہ، الہیاتی مکتبِ فکر، عقائد، قزلباش، غالی شیعوں کے تشبیہی عقائد، تشبیہ، کرامیہ۔

گروہ بندی کی ممانعت قرآن مجید فرقان حمید کی روشنی میں: اسلام نے فرد کو بڑی اور بنیادی اہمیت دی ہے اس میں تو کوئی شک ہی نہیں ہے۔فرد ہی اس کا ابتدائی اور حقیقی مخاطب ہے، جس طرح وہ تنہا پیدا ہوا ہے اسی طرح اللہ کے احکام و مرضیات پر چل کر اپنی زندگی کو کامیاب بنانا بھی اسی کی اپنی انفرادی ذمہ داری ہے اور کل اس کے حضور اپنے عمل کی جواب دہی کیلئے اسے اکیلے ہی حاضر ہونا بھی ہے... لیکن اسی کے ساتھ اس کا کہنا یہ بھی ہے کہ وہ راستہ جو انسان کو کامیابی کی منزل مقصود تک پہنچاتا ہے، اجتماع سے کترا کر نہیں جاتا بلکہ ایک منظم اجتماعی زندگی کے ٹھیک منجدھار سے ہو کر گزرتا ہے؛ چنانچہ قرآن مجید اس 'راستے' کی تعیین کرتے ہوئے اس کے ضروری مراحل کے سلسلے میں فرماتا ہے کہ "اے یمان والو! اور تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور الگ الگ نہ رہو۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ-(1)

ترجمہ:۔اور سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے پکڑے رہنا اور فرقے نہ بنانا اور یاد کرو اللہ کی نعمتوں کو۔ تو اس نے تمھارے دلوں کے بیچ الفت ڈالدی تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو اس نے تم کو اس سے بچالیا اسی طرح اللہ تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اگرچہ انسان کا عمل اور مقدمات کو فراہم کرنے کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے لیکن اگر عنایت الہی دلوں کو نزدیک کرنے میں شامل حال ہو جائے تو نور علی نور ہو جاتا ہے۔

اس آیت میں پہلے تو حکم دیا گیا ہے کہ حبل اللہ یعنی قرآن و سنت پر مجتمع اور متحد ہو جاؤ اس لئے کہ امت کی وحدت اور ملت کے اتحاد کی بنیاد یہی ہے اس کے بعد کہا گیا ہے کہ آپس میں پھوٹ نہ ڈالو فرقوں اور گروپوں میں اس طرح نہ بٹو کہ ملی اتحاد کا شیرازہ بکھر جائے اور تم اتحاد

ملت کی بنیادوں پر متحد و مجتمع ہونے کے بجائے متفرق اور منتشر ہو جاؤ اس طرح دور جاہلیت کی یاد دلائی گئی ہے کہ تمہارے درمیان دشمنی اور جتھہ بندیا تھی اور قبائل و گروہی عداوتیں اور عصبیتیں تھیں جو اسلام کی وجہ سے ختم ہو گئیں اور تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے تو اب اسلام لانے کے بعد اور دین واحد پر متحد ہو جانے کے بعد اگر دوبارہ تم نے اتحاد ملت کی بنیادوں کو نظر انداز کرنے کے بعد باہمی تفرق کی روش اختیار کی اور وہی پرانی قبائلی جتھہ بندیاں اور دشمنیاں شروع کر دیں تو آخوت والفت کی نعمت سے محروم ہو جاؤ گے اس آیت کی شان نزول اور سیاق وسباق اور کلمات کے معانی تینوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس جگہ تفرق سے مراد وہ جتھہ بندی اور فرقہ بندی ہے جو صرف حسد وعناد اور گروہی عصبیت پر مبنی ہو۔ امام ابن جریر طبری نے بھی آیت کا یہی مفہوم بیان کیا ہے ۔۔۔"ولا تفرقو عن دین اللہ وعهده عهد اليكم فى كتابه من الانتلاف اجتماع على طاعته و طاعته رسولهﷺ "(2)

قرآن مجید میں ایک سے زائد مقامات پر کہا گیا ہے کہ مسلمان اللہ کی رسی کو مل جل کر پکڑے رہیں اور آپس میں تفرقہ بازی اور گروہ سازی نہ کریں۔ اور اللہ کے دین سے الگ نہ رہو اور اس کے اس عہد جو اس نے اپنی کتاب میں تم سے لیا ہے کہ آپس میں الفت و محبت کا رویہ اختیار کیا کرو اور اللہ ورسول کی اطاعت پر (حبل اللہ قرآن) پر متحد و مجتمع ہو جاؤ۔ قرآنی احکامات اور اسلامی تعلیمات پر غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ اس نے کس طرح اتحاد کی بنیادیں مقرر کی ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن:۔"اور اس نے ان کے دلوں میں محبت ڈال دی اگر آپ جو کچھ زمین میں ہے سارے کا سارا خرچ کرتے تب بھی آپ ان کے دلوں میں محبت نہیں ڈال سکتے تھے لیکن اللہ نے ان کے درمیان الفت ڈال دی یقیناوہ غالب حکمت والا ہے۔(3)

تفرق یا افتراق: تفرق باب تفعیل سے مصدر رہے اس کا ماخذ ہے "فرق" جس کے معنی "فصل" یعنی دو چیزوں کو ایک دوسرے سے الگ کرنا علیحدہ کرنا۔ فرق کی ضد ہے 'جمع' جس کے معنی ہیں دو چیزوں یا کئی چیزوں کو ایک دوسرے سے ملانا اور جوڑنا۔ ماخذ صرفی کے اس مفہوم کی مناسبت سے اس کے معنی ہیں الگ ہو جانا... پھوٹ ڈالنا اور الگ الگ فرقوں' گروہوں اور جتھوں میں بٹ جانا۔

قرآن مجید فرقان حمید میں فرقہ واریت کے لئے لفظ تفرق استعمال ہوا ہے قرآن اور سنت کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہے کہ تفریق ہ تحزب اور افتراق اور اختلاف ممنوع ہے اور ملی اتحاد کے منافی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ تفرق سے کیا مراد ہے ؟ کیا ہر قسم کا اختلاف مذموم اور ممنوع ہے یا اس کی کوئی قسم ممدوح اور مباح بھی ہے ؟

اس سوال کا جواب معلوم کرنے کے لیے ہم کو تفرق کی مذمت اور ممانعت کے بارے میں نازل شدہ آیات کی تفسیر و تاویل کی طرف رجوع کرنا پڑے گا تاکہ ان آیات کے سیاق وسباق، شان نزول اور احادیث کی روشنی میں تفرقہ اور اختلاف ممنوع کی اصل حقیقت واضح ہو جائے۔

قاضی ابو بکر ابن عربی نے تفرق ممنوعہ کی تین قسمیں بیان کی ہیں جو ملی اتحاد کو نقصان پہنچاتی ہیں۔(4)

الف:۔ ایک قسم ہے جو حسد و عناد اور قبائلی و علاقائی یا گروہی عصبیت پر مبنی ہو کسی علمی تحقیق اور دلیل یا مذہبی عقیدے پر مبنی نہ ہو اس کی ممانعت سورہ آل عمران کی مذکورہ آیات اور اس کے مفہوم کی دوسری آیات و احادیث میں آئی ہے اور یہی زیادہ خطرناک تفرق ہے۔

ب:۔ دوسری قسم اسلام کے بنیادی عقائد سے جان بوجھ کر انکار کرنا اختلاف کرنا اور پھوٹ ڈالنا یہ اختلاف و انکار چونکہ لاعلمی کی وجہ سے نہیں کیا جاتا بلکہ جان بوجھ کر کیا جاتا ہے اس لئے اس کی اصل وجہ بھی حسد و عناد اور خود سری و سرکشی ہوتی ہے اس نوع کے تفرق کا ذکر سورۃ الشوریٰ آیت 13 میں ہوا ہے

القرآن:۔ دین میں تمہارے لئے شریعت وہی راستہ مقرر کیا جس کی وصیت نوحؑ کو کی گئی تھی اور جس کی اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا وہ یہ کہ دین کو سیدھا رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا جس چیز (قرآن) کی طرف تم مشرکوں کو بلاتے ہو وہ ان کو گراں گزرتی ہے اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی طرف چن لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرے اسے اپنی طرف راستہ دکھا دیتا ہے (5)

ان آیات کا مفہوم یہ ہے کیا انبیاء اور ان کی امتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ دین کو قائم کرو اور قائم و سیدھا رکھو ولا تفرقوا فیہ اور اس دین میں تفرقہ اور اختلاف نہ ڈالو یعنی سب مل کر اس پر ایمان لاؤ اس پر عمل کرو اس کے بعد فرمایا گیا ہے کہ جس دین کی دعوت تم دیتے ہو وہ مشرکین پر بھاری اور ناگوار ہے لیکن جو لوگ حق کی طرف رجوع کرنے والے ہوتے ہیں اور حق و صداقت کے متلاشی ہوتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ چن کر ہدایت دیں گے پھر اختلاف و انکار کا باعث اور اصل وجہ صرف نفسانیت، عداوت اور بغاوت ہے اس قسم کے تفرق کا ذکر قرآن میں اس طرح بھی ہوا ہے کہ:

القرآن:۔ اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے دین میں تفرقہ ڈالا اور اختلاف کیا باوجود اس کے کہ ان کے پاس کھلی نشانی (کتاب) آگئی تھی اور یہی لوگ ہیں جن کے لئے بڑا عذاب ہے۔ (6)

ج:۔ تیسری قسم تفرق کی وہ ہے کہ فروعی اور اجتہادی مسائل میں ایک دوسرے سے براءت اور قطع تعلق کیا جائے اور ایک دوسرے کی تفسیق و تضلیل کی جائے یہ بھی ممنوع ہے اس لئے کہ آراء کا اختلاف قرآن و سنت کی تعبیر و اجتہاد کا اختلاف امت کی وحدت کے منافی نہیں ہے تو جو شخص اور گروہ اس نوع اور تعبیر کے اختلاف کو فرقہ واریت اور گروہ بندی کا ذریعہ بناتا ہے اور مخالف رائے رکھنے والوں کی تضلیل و تفسیق اور تحقیر کرتا ہے وہ یہودیوں کی سنت پر چلتا ہے اور قابل مذمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

القرآن:۔ "اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی اور صبر سے کام لو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (7) ہر مسلمان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ کسی بھی طرح قرآن سے

ہدایت حاصل کرے آئیں ہم بھی اتفاق و اتحاد اور افتراق و اختلاف پر نازل کردہ تمام قرآن کی آیتوں کو ایک جگہ جمع کر کے دیکھتے ہیں کہ نور قرآن میں مسلمانوں کی ہدایت اتحاد و اتفاق کے حوالے سے کیا احکامات نازل فرمائے گئے ہیں۔

القرآن:۔بے شک ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف سچائی کے ساتھ نازل کی ہے تو اللہ کی عبادت کرو(بات مانو)اس کے دین سے مخلص ہو کر(8)

القرآن:۔ بیشک دین اللہ کے یہاں فقط اسلام ہے اور ان لوگوں نے اختلاف نہیں کیا جنہیں کتاب دی گئی تھی مگر علم آجانے کے بعد آپس کی ضد سے۔اور جو کوئی اللہ کی آیتوں سے انکار کرے تو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔(9)

القرآن:۔اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی امر کام طے کر دیں تو پھر اس کام میں وہ اپنا بھی کچھ اختیار رکھیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو بے شک وہ کھلی گمراہی میں بھٹک گیا۔(10)

القرآن:۔اور نیکی اور تقویٰ پرہیز گاری میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ زیادتی میں تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سخت حساب لینے والا ہے۔(11)

القرآن:۔اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور تم میں سے جو اہل حکم(اعلیٰ حکام)ہیں کی اطاعت بھی کرو۔پھر اگر کسی بات میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اگر اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اس بات کو اللہ اور رسول پر چھوڑ دو۔یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا ہے۔(12)۔

القرآن:۔اور تم جس چیز میں بھی اختلاف کرو تو اس کا حکم اللہ(قرآن)سے لے لو۔(13)

القرآن:۔اور یہ تمہاری جماعت(حقیقت میں)ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو مجھ سے ڈرو۔(14)

القرآن:۔ محمدؐ اللہ کے رسول پیغمبر ہیں اور جو ان کے ساتھ(اصحاب)ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں۔(15)

القرآن:۔اور وہ اچھے لوگ جو جوڑے رکھتے ہیں ان رشتے تعلقات کو جن کو جوڑے رکھنے کا اللہ کا حکم دیا ہے(16)

القرآن:۔پس اپنے منہ کو ایک طرف کے دین(صرف اللہ کی مانو)کے لئے سیدھا رکھو۔اللہ کی فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے تو اللہ کی اس تخلیق میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔(17)

القرآن:۔اے ایمان والو! اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو(مبادا)کہ کسی قوم کو بے علمی سے نقصان پہنچا دو پھر تم اپنے کئے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔(18)

قرآن کریم نے اگر ایک طرف مسلمانوں کو اتحاد اور وحدت کی طرف دعوت دی ہے تو دوسری طرف اتحاد کا ملاک بھی بیان کیا ہے۔

القرآن:۔مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے(19)

القرآن:۔اے ایمان والو کوئی قوم کسی قوم کی ہنسی نہ اڑائے ہو سکتا ہے وہ ان سے بہتر اچھے ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں بہتر ہوں۔۔اور ایک دوسرے پر الزام تراشی نہ کرو اور نہ برے القاب سے پکارو۔برا نام ایمان لانے کے بعد فاسق نافرمان ہونا ہے۔اور جو توبہ نہ کرے تو وہی ظالم ہے۔(20)

اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام (رکھو)

القرآن:۔اچھائی اور برائی برابر نہیں ہیں برائی کو اچھائی سے دور کرو تو جبھی وہ جس کے اور تمہارے بیچ دشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسے وہ گہرا دوست ہو (21)

القرآن:۔اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے اجتناب کرو بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور جاسوسی تجسس نہ کرو اور تم میں کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس سے تو تم کو ضرور نا گواری ہو گی اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔(22)

القرآن:۔اور تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہونی چاہے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔(23)

القرآن:۔اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اس طاقتور سے ڈرنے کا حق ہے اور تم مرنا نہیں مگر مسلمان (فرمانبردار) ہو کر مرنا(24)

القرآن:۔اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان دو کے درمیان صلح کراؤ پھر اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع لائے پھر اگر وہ رجوع کرلے تو ان دونوں کے درمیان عدل وانصاف کے ساتھ صلح کراؤ اور انصاف سے کام لو بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔(25)

القرآن:۔اے ایمان والو تم پر بس اپنی ذمہ داری ہے تمھارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا وہ جو گمراہ ہے جب تم ہدایت پر ہو اللہ ہی کی طرف تم سب کو جمع ہونا ہے پھر جو کچھ تم کرتے تھے وہ تمہیں بتلادے گا۔(27)

القرآن:۔ کہہ دو ایمان والوں سے ان کو معاف کریں چھوڑ دیں جو اللہ کے دنوں امید نہیں رکھتے تا کہ اللہ خود انہیں ان کے کئے کا بدلہ دے۔(27)

القرآن:۔جو نیک صالح عمل کرے گا تو وہ اپنے لئے کرے گا اور جو برے عمل کرے گا تو وہ اس پر پڑے گا پھر اپنے رب کی طرف تمہیں واپس جانا ہے۔(28)

القرآن:۔اور ہم نے انہیں واضح احکامات دیئے پھر انہوں نے اختلاف نہیں کیا مگر ان کے پاس دین کا علم آجانے کے بعد آپس کی ضد وعناد سے۔بے شک تمہارا رب ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ فرمادے گا جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے تھے(29)

القرآن:۔اور ان مشرکوں میں سے نہ ہونا۔۔ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنالئے اور جماعت جماعت ہوگئے ہر فرقہ جو اس کے پاس(علم)ہے اسی پر خوش ہے۔(30)

القرآن:۔تو پھر آپس میں اپنے کام کو متفرق کرکے جدا جدا کردیا جو چیز جس فرقے کے پاس ہے وہ اسی سے خوش ہو رہا ہے(30)

القرآن:۔اور لوگ ایک امت کے سوا نہیں تھے مگر پھر انہوں نے اختلاف کیا اور اگر تمہارے رب کی طرف سے ایک بات (جزا سزا قیامت میں ہوگی) آگے نہ جاچکی ہوتی توان کے درمیان جن باتوں میں یہ اختلاف کررہے ہیں فیصلہ کردیا جاتا۔(31)

القرآن:۔لوگ ایک امت تھے پھر اللہ نے نبیوں کو بھیجا خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بناکے۔اور ان کے ساتھ کتاب سچائی کے ساتھ نازل کی گئی تاکہ وہ لوگوں کے درمیان جن چیزوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں فیصلہ کرسکیں۔/اور انہوں نے اس میں اختلاف نہ کیا سوائے ان لوگوں کے جنہیں یہ کتاب دی گئی تھی اس کے بعد کہ جب ان کے پاس واضح دلائل آگئے آپس کی ضد سے پھر اللہ نے ایمان والوں کو ہدایت دی اپنے اذن سے سچائی کے ساتھ ان باتوں میں جن میں وہ اختلاف کرتے تھے اور اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے/تو بڑے دن کی حاضری سے نافرمانوں کے لئے خرابی ہے۔/تو ظالموں کے لئے دردناک دن کے عذاب سے خرابی ہے۔(32)توان کو ایک مدت تک ان کی غفلت ہی میں رہنے دو۔(33)

القرآن:۔اور انہوں نے فرقے نہ بنائے مگر آپس کی ضد سے کتاب کا علم آچکنے کے بعد۔اور اگر تمہارے رب کی طرف سے ایک بات (فیصلہ قیامت کو ہوگا) طے نہ ہوگئی ہوتی تو ابھی ان کے درمیان فیصلہ ہوجاتا۔/اور انہوں نے فرقے نہیں بنائے مگر دین کا علم آجانے کے بعد آپس کی ضد سے۔(34)

القرآن:۔جس دن کچھ منہ سفید ہوں گے اور کچھ منہ کالے بھجنگ سیاہ تو وہ لوگ جن کے منہ سیاہ ہوں گے (کہا جائیگا) کیا تم ایمان لاکر کافر ہوگئے تھے؟سو چکھو عذاب کا مزا اس وجہ سے جو تم نے کفر کیا تھا۔/اور وہ جن لوگوں کے منہ سفید ہونگے تو وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے(34)

القرآن:۔اور ان مسلمانوں کو اس کے سوا حکم نہیں ہوا تھا کہ وہ اللہ کی بندگی (غلامی) کریں اس رب کے دین سے مخلص ہوکر صرف اسی کے ہوکر۔اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں کہ یہی سیدھا دین ہے۔(35)

القرآن:۔بیشک جنہوں نے دین میں فرقے بنائے ہیں اور جماعت جماعت ہوگئے ہیں تمہارا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے ان کا معاملہ تو بس اللہ کے پاس ہے پھر وہ انہیں اس کے بارے میں بتلادیگا جو کچھ وہ کرتے رہے تھے۔(36)

مندرجہ بالا آیات کے پیش نظر ہمیں یہ یقین کرنا ہوگا کہ سب سے پہلے مرحلہ میں اتحاد بین المسلمین کا فریضہ ہر مسلمان پر واجب ہے یعنی اتحاد اسی وقت مکمل طور پر نمایاں ہوگا جب امت اسلامیہ کا ایک ایک فرد اس فریضہ مفروضہ پر عمل پیرا ہو۔اس لئے کہ اتحاد بین

المسلمین کا فریضہ واجب کفائی نہیں ہے جو کسی ایک خاص فرد یا گروہ کے عمل کرنے کے ذریعہ ادا ہو جائے یا دوسروں کی گردن سے اس کا وجوب ساقط ہو جائے، بلکہ اتحاد ایک ایسی حقیقت واحدہ ہے جس کے وجوب کے گھیرے میں ہر ایک فرزند توحید شامل ہے۔

انسداد گروہ بندی احادیث مبارکہ کے آئینے میں: آنحضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اتحاد امت اخوت وبھائی چارہ کے حوالے سے مسلمانوں کی راہنمائی کے لئے کئی منقول احادیث مبارکہ درج ذیل ہیں۔

حدیث مبارکہ ہے:۔"جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی"(37

حدیث مبارکہ ہے:۔"جس شخص نے کوئی ایسا عمل کیا جس کا حکم ہم نے نہیں دیا تو وہ مردود ہے"(38)

حدیث مبارکہ ہے:۔"جس نے میری اوپر جھوٹ باندھا تو وہ اپنے لئے جھنم میں ٹھکانا تلاش کرے"۔(39)

حدیث مبارکہ ہے:۔"پس یہ میری مثال اور تمہاری مثال ہے، میں تمہاری کمر پکڑ کر تمہیں جہنم میں جانے سے روک رہا ہوں اور کہہ رہا ہوں کہ جہنم کے پاس سے چلے آؤ اور تم لوگ میری بات نہ مان کر پتنگوں کی طرح جہنم کی آگ میں گرے چلے جا رہے ہو مسلم(40)

حدیث مبارکہ ہے:۔"کسی بھی شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ جو سنے بنا تحقیق کے آگے بڑھادے"۔(41)

حدیث مبارکہ ہے:۔"ہر مسلمان کا خون مال اور عزت وآبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے"۔(42)

حدیث مبارکہ ہے:۔"کسی مسلم کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑے۔ وہ دونوں ملیں تو یہ اس طرف منہ پھیر لے اور وہ (اس طرف) منہ پھیر لے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔۔(43)

حدیث مبارکہ ہے:۔"سب سے افضل وکامل مسلمان وہ ہے"جس کے ہاتھ اور زبان (کی ایذارسانی) سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"۔(44)

حدیث مبارکہ ہے:۔"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس پر خود ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یارومددگار چھوڑتا ہے اور نہ اسے حقیر جانتا ہے"۔ہ(45)

حدیث مبارکہ ہے :۔"اگر کسی شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو اے کافر کہا تو ان دونوں میں سے کوئی ایک کافر ہوا "اگر وہ کافر نہیں تو کہنے والا کافر ہو گا)(46)

حدیث مبارکہ ہے:۔"مومنوں کی آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت ومودت اور باہمی ہمدردی کی مثال جسم کی طرح ہے کہ جب اس کا کوئی عضو تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے بایں طور کہ نیند اڑ جاتی ہے اور پورا جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے"۔ (47)

حدیث مبارکہ ہے:۔ایک مومن اپنے دوسرے مومن بھائی کیلیے دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط بناتا ہے)(48)

حدیث مبارکہ ہے:۔"مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ وابستہ رہنا: اور اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہو اور نہ کوئی امام، فرمایا: پھر ان فرقوں سے علیحدہ رہنا خواہ تم کو درخت کی جڑیں چبانی پڑیں یہاں تک کہ اسی حالت میں تم کو موت آجائے۔(49)

حدیث مبارکہ ہے:۔ نبی ﷺ نے سیدنا معاذ اور ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہما کو یمن ارسال کرتے ہوئے فرمایا تھا:"آسانی کرنا تنگی میں مت ڈالنا، خوشخبریاں سنانا، متنفر مت کرنا، ایک دوسرے کی بات ماننا اختلاف مت کرنا"۔(50)

نبی محترم ﷺ نے اتحاد کی صرف زبانی دعوت نہیں دی بلکہ عملاً کر کے دکھایا اور اس معاشرے میں کر کے دکھایا جس میں اتحاد نام کی کوئی چیز نہ تھی، قبائلی آویزش ذرا ذرا سی بات پر جھگڑا، مہینوں اور سالوں طول پکڑ تا تھا۔

حدیث مبارکہ ہے:۔ تمہارا سفر اور میدانوں میں منتشر رہنا صرف شیطان کی وجہ سے ہے(51)

حدیث مبارکہ ہے:۔"نبی ﷺ کو لیلۃ القدر دکھائی گئی تو آپ ﷺ نے لیلۃ القدر کے متعلق بتلانے کیلیے نکلے،(باہر) دو آدمی جھگڑ رہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں لیلۃ القدر کے بارے میں بتلانے کیلیے نکلا تھا، لیکن فلاں اور فلاں جھگڑ رہے تھے تو اس کی تعیین اٹھالی گئی"۔(52)

حدیث مبارکہ ہے:۔"اگر تمھارا امیر غلام حبشی اور ناک اور کان کٹا ہو تب بھی اس کی سمع وطاعت کی جائے۔(53)

حدیث مبارکہ ہے:۔"جب لوگ گروہوں میں بٹ جائیں تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے:(اپنے آپ کو ملت سے پیوستہ رکھو، اور الگ ہونے سے بچاؤ؛ تمہارے اوپر واجب ہے کہ تم جماعت کو لازم پکڑے رہو اور تفرقہ بازی سے بچو کیونکہ شیطان تنہا کے ساتھ ہوتا ہے"۔ (54)

حدیث مبارکہ ہے:۔ ابلیس کا چہیتا چیلا بھی وہی ہے جو امت میں سب سے زیادہ تفریق پیدا کرے، بیشک ابلیس اپنا تخت پانی پر لگا کر اور اپنے چیلوں کو بھیجتا ہے، ان میں سے شیطان کا قریبی وہی ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنہ پرور ہو"۔(55)

شرح الحدیث☆　اسلام ساری انسانیت کا دین ہے۔ اس کا مطمحِ نظر (مقصود) انسانیت کی شیرازہ بندی بھی ہے چنانچہ اسلامی اجتماعیت کا ایک مقصد یہ قرار دیا جاتا ہے کہ لوگ الگ الگ گروہوں کی شکل میں زندگی گزارنے کے بجائے ایک وحدت بن کر زندگی گزاریں۔ یہی وجہ ہے کہ دین میں اختلاف ونزاع کو ناپسند کیا گیا ہے اور اتحاد واتفاق پر بہت زور دیا گیا ہے۔

اتحاد ملت اللہ تعالی نے "حبل اللہ" پر مجتمع ومتحد ہونے کا حکم دیا ہے اور آپس میں پھوٹ ڈالنے سے منع کیا ہے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی رسی پر حبل اللہ پر متحد ہو جاؤ اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو حبل اللہ یعنی اللہ کی رسی سے مراد کیا ہے؟ اس سوال کا جواب ہمیں حدیث میں ملتا ہے کہ " اللہ کی کتاب ہی حبل اللہ ہے جس نے اس کی اتباع کی وہ ہدایت پر ہے اور جس نے اسے ترک کیا وہ گمراہی پر ہے۔(56) احادیث مبارکہ ہے:۔"جماعت کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رہو اور انتشار سے پوری طرح الگ رہو"۔(57)

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جس جماعتی زندگی کا حکم اسلام نے دیا ہے وہ کوئی ڈھیلی ڈھالی جماعتی زندگی نہیں ہے جس کی شیرازہ بندی صرف اخلاقی رشتوں سے ہوئی ہو بلکہ ایسی متحد ومنظم اور منضبط جماعتی زندگی ہے جس کو سمع اور طاعت کے آہنی تاروں سے بھی پوری طرح کس دیا گیا ہو۔ پھر یہی نہیں کہ 'جماعت' کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رہنے اور جماعتی زندگی بسر کرنے کا یہ ایک لازمی حکم ہے

بلکہ یہ ایسا لازمی حکم ہے جس کی خلاف ورزی میں نہ ایمان کی خیر ہے نہ اسلام سے رشتہ برقرار رہ سکتا ہے۔ چنانچہ مزید ارشاد ہوتا ہے کہ۔۔۔ "جو شخص اس جماعت کو جبکہ وہ متحد ہو، پراگندہ کرنا چاہے، اسے (بدرجۂ آخر) تلوار پر رکھ لو، خواہ وہ کوئی بھی ہو"۔ (58)

اجتماعیت کے بغیر ایمان و اسلام کا وجود ناممکن ہے قرآن و حدیث میں اجتماعیت کی جو اہمیت اور ضرورت بیان کی گئی ہے بدقسمتی سے نہ صرف ان پڑھ مسلمان اس کی اہمیت اور ضرورت سے ناواقف اور بے نیاز ہیں بلکہ پڑھے لکھے مسلمان اور عالم بھی ناواقف اور بے نیاز معلوم ہوتے ہیں۔ حسب ذیل دینی ہدایات کو پڑھنے اور مسلمانوں کے آج کے حالات پر غور کرنے سے یہ حقیقت پورے طور پر عیاں ہو جاتی ہے۔

پاکستان سمیت دنیا بھر میں فرقہ واریت کا خاتمہ کیسے؟ (ایک غیر جانبدارانہ تجزیہ): دورِ رفتگاں میں اتحاد و اتفاق کی نمائشی صورتیں بنالی جاتی ہیں جبکہ اتحاد و اتفاق کی واحد صورت حقیقی اور ٹھوس اتحاد کا قیام ہے اور حقیقی اتحاد یہ ہے کہ مضبوط و منظم اور مستحکم بنیادوں پر اتحاد و اتفاق کی ایسی عمارت تعمیر کی جائے جسے کفر و طاغوت کے ایوانوں سے اٹھنے والے طوفان ٹس سے مس اور متزلزل نہ کر سکیں، اتحاد بین المسلمین کے اصول اور بنیادوں کے متعلق پہلا اور آخری نظریہ یہ ہے کہ 'اعتصام بحبل اللہ اور تمسک بالکتاب والسنۃ' یعنی مسلمانوں کا ہر فرقہ اپنے فرقے سے الگ ہو کر قرآن مجید کے احکامات کو دل سے قبول کرے اور اس طرح مسلمان متحد ہو جائیں گے

آپسی فرقہ بندیوں کو ختم کر کے قرآن و احادیث کو اپنا آئیڈیل اور مشعل راہ بناتے ہوئے سب سے پہلے امت مسلمہ اپنے عقائد و اعمال اور افکار و نظریات میں اتحاد پیدا کرے اور جب عقائد و اعمال درست ہو جائیں گے تو فطری طور پر مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کا پیدا ہونا لازمی امر ہے کیوں کہ کتاب و سنت پر ہی عمل کرنے سے مسلمانوں کے اندر صحیح معنوں میں اتحاد پیدا ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن و احادیث میں عقائد و اعمال کی درستگی پر مسلمانوں کو خصوصی طور سے متوجہ کیا گیا ہے۔

اسلامی امۃ کا ایک عظیم المیہ ہے کہ وہ ایک خدا ایک رسول اور ایک قرآن کی حامل ہونے کے باوجود افتراق، انتشار اور اختلافات کا شکار ہے اور یہ انتشار ہمارے بعض عمائدین ملت، علمائے دین اور نام نہاد ملت فروش قائدین نے مسلک و جماعت اور عقیدہ و نظریہ کے اختلاف کو ہوا دے کر پیدا کیا ہے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسی تناظر میں ہم مسلمانوں کے باہمی اتحاد و اتفاق کا جائزہ لیتے چلیں اور دیکھیں کہ اتحاد کی کون سی صورت زیادہ دیرپا کارآمد، پائیدار اور سود مند ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ ایک ذمہ داری جو سب سے اہم ہے اور جس کا بیشتر تعلق علماء اور بااثر و رسوخ شخصیتوں سے ہے وہ یہ ہے کہ وہ لوگ مسلمانوں کو اختلافات پر اکسانے کے بجائے ان کے درمیان محبت و دوستی اور اتحاد کا بیج بونے کی مسلسل کوشش کرتے رہیں اس لئے کہ اتحاد ہی ایسی دوا ہے جس کے ذریعہ مسلمانوں کے ہر طرح کے درد و غم کا مداوا ہو سکتا ہے اور وہ اپنی کھوئی ہوئی عزت اور اقتدار کو دوبارہ حاصل کریں۔ تمام اسلامی ممالک کی مختلف اندرونی مشکلات کے پیش نظر بھی اس پر آشوب ماحول میں اتحاد بین المسلمین اشد ضروری ہے۔ قرآن سے دوری کی وجہ سے فقر و غربت کا رواج اور اقتصادیات کی بدترین حالت جس کی

وجہ سے علمی اور ثقافتی پسماندگی مسلمانوں کا جزولاینفک بن گئی ہے. مسلمانوں کے درمیان مذہبی اختلافات کا وجود جو اکثر اوقات علمی بحث و گفتگو سے باہر نکل کر جنگ کے میدان تک پہنچ جاتا ہے اور ہزاروں بے گناہ جانیں چلی جاتی ہیں، بچے یتیم، عورتیں بیوہ اور مائیں بے اولاد ہو جاتی ہیں۔ ایک دوسرے پر کفر وفسق کا الزام لگایا جاتا ہے حتیٰ کہ یہ نادان مسلمان اس قدر اندھے ہو جاتے ہیں کہ مسجدوں اور زیارت گاہوں کو خون سے رنگین کرنے میں بھی ذرا سا تامل نہیں کرتے۔

اتحاد امت اور ہماری ذمہ داریاں: آج جب کہ ہر طرف افراتفری اور نفسا نفسی کا عالم ہے۔ ملک اس وقت جس مذہبی اور سیاسی انتشار کا شکار ہے۔ ماضی میں اس کی مثال نہیں ملتی حالات اور وقت اتحاد امت کا تقاضا کر رہے ہیں کہ ہر قسم کے گروہوں کے حصار اور سیاسی و مذہبی منافرت کی دلدل سے چھٹکارہ پا کر اسلام کے اس عظیم اور وسیع قلعہ میں پناہ گزیں ہوں جو دینی و دنیوی ترقی و خوش حالی کا ضامن ہے اور امن و سلامتی، الفت و مودت کا پیغام دیتا ہے۔ گروہی سوچ اور مختلف تعصبات عظمت و ترقی کی راہ کو مسرور کرتے ہیں،

علامہ اقبال صحیح فرما گئے:۔

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں　　کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں۔(59)

آج نہ اسلام کی فکر باقی ہے نہ ملک و ملت کی۔ سب ذاتی مفادات کے حصول اور قوم کو تقسیم در تقسیم کر کے اس کی لٹیا ڈبونے میں مصروف ہیں۔ اگر ہم ملک و قوم کی بقا اور استحکام چاہتے ہیں تو ہمیں ان گروہ بندیوں، نسلی و لسانی تعصبات سے پاک ہو کر ملت اسلامیہ کی بالادستی کے لئے کام کرنا ہو گا۔

جس طرح علامہ اقبال طلوعِ اسلام میں فرماتے ہیں:۔　　"نہ تورانی ہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی"(59)

کسی بھی فرقے اور پارٹی میں نہ سب مقدس ہوتے ہیں نہ راندہ درگاہ اصل بات عمل ہے جو اصل پہچان ہوتی ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی　　یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے(59)

آپ جانتے ہیں کہ منتشر اینٹیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ انہیں یکجا کر دیا جائے تو عمارت بنتی ہے 'بکھرے ہوئے موتی اکٹھے ہو جائیں تو گلے کا ہار بن جاتا ہے۔ امت کے تمام طبقات اس پر متوجہ ہوں پھر یہ خواب شرمندہ تعبیر ہو گا۔ جس کے لیے چند تجاویز ہیں۔ عام طور پر اتحاد کی بات کرتے وقت انگلی صرف علما کی طرف اٹھتی ہے کہ وہ اس کام کو انجام دے سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ علما مشترکات پر زیادہ توجہ دیں کیونکہ مشترکات کی تعداد اختلافی امور سے زیادہ ہے۔ مشترکہ اجتماع میں ہمارا طریقہ، رویہ اور کلام اور ہوتا ہے اور اپنے اجتماعات یا میٹنگز میں اس سے مختلف اگر مشترکہ اجتماع والا رویہ اور طریقہ اختیار کریں تو افراط و تفریط سے دور دل قریب آ سکتے ہیں۔ اتحاد امت کیلئے علماء کے ساتھ ساتھ سیاسی سطح پر بھی اتحاد کی بات کی جائے 'امت میں اتفاق کے لئے سیاستدان اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مذہبی و دینی اختلافات کے ساتھ ساتھ سیاسی اختلافات بھی ہوتے ہیں ان کو اتنی ہوا نہیں دی جاتی، اختلاف اگر ہو بھی تو اس کو جنگ و

جدل کی شکل نہ دی جائے۔ بین المسلمین اتحاد امت کیلئے سب سے اہم اور ناگزیر حکمران طبقہ ہے۔ عالم اسلام کے حکمرانوں پر بھی اس کی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ اگر تمام مسالک اور فرقے اکٹھے ہوں اور حکمران اکٹھے نہ ہوں تو یہ اتحاد کمزور ہو گا۔ حکمرانوں کا اتحاد مذہبی وسیاسی لوگوں سے زیادہ ضروری ہے کیونکہ امت کو درپیش چیلنجز کا مقابلہ حکومتی سطح پر موثر کیا جاسکتا ہے۔

مسلمانوں کے مشترکہ اصول توحید نبوت ماڈل وحدت ہے اس لیے اجتماعی مجالس میں مشترکات پر ہی گفتگو کی جائے وہ قرآنی آیات و احادیث عام کی جائیں جن سے دینی وحدت واخوت بڑھے زیادہ تر قرآنی آیات کو ہی پڑھا اور سنا جائے تاکہ قربتوں میں اضافے کا باعث بنیں اور ان اختلافی روایات کو نہ پڑھا اور سنا جائے جو قربتوں میں کمی اور نفرتوں میں اضافے کا باعث بنیں۔

ایسے ہی اسی مضمون کے قریب قریب شیخ سعدی رحمۃ اللہ یوں بیان کرتے ہیں(60)

بنی آدم اعضای یک پیگرند　　کھ در آفرینش ز یک گوھرند
چو عضوی بھ درد آورد روزگار　　دگر عضوھا را نماند قرار
توکز محنتِ دیگران بی غمی　　نشاید کھ نامت نھند آدمی

اس لئے کہ حق سچ یہ ہے کہ تمام انسان ایک جسم کے اعضاء کے مانند ہیں، جن کی تخلیق ایک ہی روح سے ہوئی۔ جب وقت کی آفات سے ایک عضو کو تکلیف پہنچتی ہے تو دوسرے اعضاء قرار سے کیسے رہ سکتے ہیں۔ اگر تجھے دوسرے کے درد کا احساس نہیں تو تُو آدمی کہلانے کے لائق نہیں۔

حکیم الامت ڈاکٹر علامہ اقبال بھی امت واحدہ کا تصور دیتے ہوئے کہتے ہیں:؛

در جماعت خود شکن گرد خودی　　تاز گل برگ چمن گرد خودی(61)

خاص طور پر صرف مستند اور مجتہد کو عالم مبلغ کی حیثیت دی جائے تاکہ ہر داڑھی والے کو دین کی تبلیغ کا کام سونپ دیا جائے۔

یہ کام حکومت وقت کا ہے کہ جو لوگ افتراق و انتشار کی ذمہ دار ہیں انہیں بغیر کسی مصلحت کے عوام کے سامنے پیش کیا جائے اور پاکستانی قانون کے مطابق قرار واقعی سزا دی جائے ہر مکتبِ فکر کے علماء کرام تمام مساجد کو اللہ کی مسجد مان کر تقدس و احترام دیں اور اپنے متبعین کو تمام مساجد میں نماز قائم کرنے کے دروس دیں۔ بہر حال قرآن اور سنت کے منصوص احکامات اتحاد ملت کی بنیادیں ہیں اور اس کے مطابق اس ملک کے عوام میں میں شعور پیدا کرنا چاہیے اور انشاء اللہ اس کی بنیاد پر فرقہ واریت کو کم کر کے تدریج کے ساتھ ختم کیا جاسکتا ہے۔ حکیم الامت علامہ اقبال نے اس موقع کے لئے فرمایا:۔

زا اجتهاد عالمائ کوتاه نظر　　اقتدار رفتگاں محفوظ تر(61)

یعنی کوتاہ نظر علماء کے بجائے نئے اجتہاد سے گزرے ہوئے ماہرین شریعت کی تقلید و اقتداء میں دین وایمان کی زیادہ حفاظت ہے۔

صرف یہ کہہ دینے سے کہ فرقے تو بنیں گے بات ختم نہیں ہوگی بلکہ حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ ہر قسم کے ذاتی وسیاسی مفادات سے بالاتر ہو کر اسلام و قرآن کی صحیح فکر کی ترویج کے لئے اقدامات کریں۔ فرقہ واریت اور محرومیوں کی بنیاد پر شدت جذبات کے ازالے کے لئے انتظامیہ کے تمام متعلقہ اداروں کو اپنے حصے کی ذمہ داریاں ادا کرنی ہونگی۔ خطرات کو مول لے کر بھی رد عمل کی پرواہ کئے بغیر مسائل حل کرنے کے اقدامات کئے جائیں۔ مذاکرات کے ذریعے انتہاپسند گروپ کو قومی دھارے میں لانے کے لیے عملی پیشرفت کی جائے۔

میڈیا(پرنٹ،الیکٹرونک) کو مکمل دیانتداری اور غیر جانبداری کے ساتھ ساتھ حقیقی حل کے لئے تعمیری اور مثبت کردار ادا کروانے پر زور دینا چاہیے۔ اسی طرح سیاسی اور ریاستی سطح پر متحد ہو کر واضح لائحہ عمل اختیار کیا جائے سیاسی قوتیں سیاسی استحکام پر متحد ہوں۔ پرنٹ اور "حسبنا سلامتہ الدین" ،ہمارے لئے دین کی سلامتی ہی کافی ہے دین اسلام ہی اس ملک کے عوام کے اتفاق کا واحد اور بنیادی ذریعہ ہے لہذا اسلام اور اسلامی روایت کو کمزور نہ کیا جائے۔ مختلف فرقوں مسالک سے تعلق رکھنے والے علماء کرام ایک دوسرے کی مساجد میں جاکر نمازیں پڑھائیں تاکہ ان کے پیروکار آپس میں اتحاد اتفاق کی مثال بنیں۔ اجتماعی مجالس میں صرف مشترکات بالخصوص قرآنی آیات پر بات ہو اور اپنے اپنے مکتبِ فکر کے بجائے صرف قال اللہ تعالی اور قال قال رسول اللہ ﷺ کی بات ہو تاکہ مناظرے کی نوبت نہ آئے۔۔

اسلامی نظریاتی کونسل میں جیسے تمام مکاتب فکر کے علماء ومشائخ اکٹھے بیٹھے ہیں اور جن 17 نکات پر متفق ہیں ان کو عوام کے سامنے عملی طور پر پیش کیا جائے تاکہ اتحاد امت حقیقی طور پر دنیا میں نظر آئے نہ کہ اخباروں اور بند کمروں میں۔ ملک کے اندر تمام دینی وسیاسی قیادت اور ریاستی ادارے متحد ہو کر برداشت باہمی احترام اور قانون کے بلا امتیاز نفاذ کے لیے اقدامات کریں مثلاً جیسے بیت اللہ میں تمام مکاتب فکر ایک ساتھ نماز ادا کرتے ہیں اسی طرح یہاں بھی مسجدوں اور مدرسوں کے اشتراک اور ایک دوسرے کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے فرقہ بندی کا خاتمہ ہو سکے گا۔ اپنی تقریروں اور تحریروں میں افتراق امت کے بجائے اتحاد امت کا فروغ اور اسی طرح اپنے اپنے فرقوں کو غلبہ وبرتری دلانے کے بجائے اسلام کا پیغام دیا جائے۔ حکومت کا باغی تختہ کا حق دار ہے تو اسلام کا باغی کیوں نہیں اسے تخت کیوں دیا جاتا ہے "سبیل الرحمان "کا باغی بھی بڑا مجرم اور تختہ کا حقدار ہے۔ ریاست اور حکومت وقت ہی کے پاس تو قوت نافذہ ہے اور وہ افتراق واختلاف کی انتہاپسندی کو روکنے کے لئے قوت کا استعمال بھی کر سکتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے "من بدل دينه فقتلوه"جس نے دین میں فتنہ ،فساد، فرقہ واریت اور گروہ بندی کے لئے تبدیلی کی اسے قتل کیا جائے یا بوجہ سخت سزا دی جائے۔(62)

اسلامی اتحاد اس عمارت کی مانند ہے جس کی ایک ایک اینٹ اس کے قیام اور ثبات میں حصہ دار ہے اور ہر مخالف اتحاد قول و عمل، اسلامی بنائے اتحاد سے ایک اینٹ کو نابود کرنے کے مساوی ہے جس کی تکرار اس خوب صورت عمارت کو کسی پرانے کھنڈر میں تبدیل کر کے اسے تاریخ کے کسی سسکتے ہوئے گوشے کا نام دے سکتی ہے۔

مولانا حالی نے سہی فرمایا:-

جب کوئی قوم اتفاق کھو بیٹھی اپنی پونجی سے ہاتھ دھو بیٹھی (63)

کسی بھی قوم وملت کے وجود کو برقرار رکھنے کے لئے سب سے ضروری اور اہم چیز ان کا اتحاد واتفاق ہے...

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے نیل کی وادی سے لے کر تابخاک کاشغر (61)

اگر ایمان کامل رکھیں اختلاف کا شائبہ بھی دین اسلام میں نظر نہ آئے اگر اللہ کی مدد اور اس کی عطا حاصل ہو جائے تو ہم شیطان کے ہر داؤں کو شکست دے کر اپنا کھویا ہوا وقار دوبارہ اور مقام دوبارہ بحال کریں گے اور سب مساوات کے داعی بن کر علامہ اقبال شاعر مشرق اس شعر کو دہرائیں گے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود وایاز نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز (61)

خلاصہ بحث یہ کہ امت کا شیرازہ بکھر چکا ہے اور اگر اب کوئی چیز اس امت کو بچا سکتی ہے تو وہ حبل اللہ یعنی قرآن مجید فرقان حمید ہے جس پر پوری امت کا مکمل اتفاق ہے بس لوگوں کو اس بات پر قائل اور مائل کرنا ہو گا کہ قرآن میں نازل کردہ اللہ رسولؐ کے حکم کے مطابق متحد ہو جاؤ ورنہ حکومت کو قرآن پاک کی عملداری پر سخت موقف اختیار کرنا چاہیے۔

حوالہ جات/References

(1) سورۃ آلِ عمران 3 آیت 103

(1) Surat Aale Imran 3 verse 103

(2) محمد بن جریر طبری 923ء جامع البیان عن تاویل ای القرآن

(2) Muhamamd Jarir Tabri 923 AD Jama Al bayan anTawill E Al-Quran

(3) سورۃ انفال 8 آیت 64

(3) Surat Al-Anfal 8 verse 64

(4) محمد بن عبداللہ بن محمد المعافری المعروف قاجی ابو بکر بن العربی الاشبیلی المالکی اندلس (التوفی 1148ء)

(4)Muhammad Bin Abdullah Muhammad Al-mafri Al-Maroof Qazi Abu-Bakar Bin Al-Arabi

(5) سورۃ الشوریٰ 42 آیت 13

(5)Surat Al-Shora 8 verse 13

(6) سورۃ آلِ عمران 3 آیت 105

(6)Surat Aale-Imran 3 verse 105

(7) سورۃ اللانفال 8 آیت 46

(7)Surat Al-Anfal 8 verse 46

(8)سورۃالزمر39آیت11

(8)Surat Al-Zumar 39 verse 11

(9)سورۃ آلِ عمران3آیت19

(9) Surat Aale Imran 3 verse 19

(10)سورۃالاحزاب33آیت36

(10) Surat Al- Ehzab 33 verse 36

(11)سورۃالمائدہ5آیت2

(11) Surat Almaaeda 5 verse 2

(12)سورۃالنساء4آیت59

(12) Surat Al-Nisa 4 verse 59

(13)سورۃالشورۃ42آیت10

(13) Surat Al-Shura 42 verse 10

(14)سورۃالمومنون23آیت52۔۔سورۃالانبیاء21آیت22۔۔

(14) Surat Al-Mwominon 23 verse 52.... Surat Al-Anbia21 verse 22

(15)سورۃالفتح48آیت29

(15) Surat Al-Fatah 48 verse 29

(16)سورۃالرعد13آیت21

(16) Surat Ai-Raad 13 verse 21

(17)سورۃالروم30آیت30

(17) Surat Al-Rom 30 verse 30

(18)سورۃالحجراۃ49آیت6

(18) Surat Al-Hujrat 49 verse 6

(19)سورۃالحجراۃ49آیت10

(19) Surat Al-Hujrat 49 verse 10

(20)سورۃالحجراۃ49آیت11

(20) Surat Al-Hujrat 49 verse 11

(21)سورۃحٰم السجدۃ41آیت34

(21) Surat Haam Meem Sajdat 41 verse 34

(22)سورۃالحجراۃ49آیت12

(22) Surat Al-Hujrat 49 verse 12

(23)سورۃ آلِ عمران3آیت104

(23) Surat Aale-Imran 3 verse 104

(24)سورۃ آل عمران2آیت102

(24) Surat Aale-Imran 3 verse 102

(25)سورۃالحجراۃ49آیت9

(25) Surat Al-Hujrat 49 verse 9

(26)سورۃالمائدۃ5آیت104

(26) Surat Almaaeda 5 verse 104

(27)سورۃالجاثیہ45آیت14

(27) Surat Al-Jasia 45 verse 14

(28)سورۃالجاثیہ45آیت15

(28) Surat Al-Jasia 45 verse 15

(29)سورۃالجاثیہ45آیت17

(29) Surat Al-Jasia 45 verse 17

(30)سورۃالروم30آیت،32،31سورۃالمومنون23آیت53

(30) Surat Al-Rom 30 verse 31,32….. Surat Al-Mominon 33 verse 53

(31)سورۃیونس10آیت19

(31) Surat Yunus 10 verse 19

(32)سورۃالبقرۃ2آیت213،سورۃمریم19آیت37،سورۃالزخرف43آیت65

Surat Al-Zukhruf 43 verse 65 (32) Surat Al-Bakra 2 verse 213, Surat Maryam 19 verse 37

(33)سورۃالمومنون23آیت54

(33) Surat Al-Mominoon 23 verse 54

(34)سورۃالشوریٰ42آیت14،سورۃالبینۃ98آیت4،سورۃ آلِ عمران3آیت106۔107

(34) Surat Al-Shura 42 verse 14, Surat Al-Bayyena 98 verse 4, Surat Al-Jasia 45 verse 106,107

(35)سورۃالبینۃ98آیت5

(35) Surat Al-Jasia 98 verse 5

(36)سورۃ الانعام6 آیت159

(27) Surat Al-Inam 6 verse 159

(37)امام بخاری ابوعبداللہ محمد اسمٰعیل(المتوفی256ھ)کتاب الجہاد والسیر، باب یقاتل من وراء الامام ویتقی بہ، ۲/۲۹۷، الحدیث: ۲۹۵۷

(37) Imam Bukhari Abu-Abdullah Muhammad Ismaeel kitab al jahad wa Alsair Baab Yafaqul min warae al-imam wa yataki Bahi 2/297,Al Hadees No.2957

(38)امام بخاری ابوعبداللہ محمد اسمٰعیل(المتوفی256ھ)حدیث نمبر2697ج2ص211بدعت کی اقسام مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

(38) Imam Bukhari Abu-Abdullah Muhammad Ismaeel, Bukhari Al Hadees No.2697,Jild 2, Page 211, Kind of Bidaat Molana Muhammad Shafiq Attari,

(39)امام مسلم ابی الحسین بن الحجاج القشیری النیساحدیث نمبر5"رسول ﷺ پر جھوٹ باندھنا"حدیث نمبر:۔2659

(39) Imam Muslim Abu Hussain Neshapuri ,Hadees -2659 "Lie on Rasool s a w"

(40) امام بخاری ابوعبداللہ محمد اسمٰعیل (المتوفی256ھ)بخاری بَابُ الِانْتِهَاءِ عَنِ الْمَعَاصِي,حدیث نمبر6483

(40) Imam Bukhari Abu-Abdullah Muhammad Ismaeel, Hadees No.2957

(41)امام مسلم ابی الحسین بن الحجاج القشیری النیسابوری صحیح مسلم باب سنی ہوئی بات بغیر تحقیق کے کہہ دیناحدیث نمبر9، ترقیم فواد الباقی

(41) Imam Muslim Abu Hussain Neshapuri Don't spread any thing without confirmation"

(42)سنن ابن ماجہ فتنوں سے متعلق احکام ومسائل باب: مومن کی جان مال، عزت آبرو کی حرمت حدیث نمبر:3933

(42) Sunan Ibn e Maja Hadees No. 3933

(43) امام بخاری ابوعبداللہ محمد اسمٰعیل (المتوفی256ھ) صحیح بخاری کتاب الادب، باب ماینھی عن التحاسد والتدابر، وبا الھجرۃ مترجم

(43) Imam Bukhari Abu-Abdullah Muhammad Ismaeel kitab Al-Adab,

(44)امام بخاری ابوعبداللہ محمد اسمٰعیل(المتوفی256ھ) صحیح بخاری، ج:1، ص:6، باب المسلم من سلم المسلمون)

(44) Imam Bukhari Abu-Abdullah Muhammad Ismaeel Jild 1, Page 6,

(45) امام مسلم ابی الحسین بن الحجاج القشیری النیسابوری، ج2، ص317، باب تحریم ظلم المسلم وخذلہ واحتقارہ)

(45) Imam Muslim Abu Hussain Neshapuri Jild 2, Page 317, Chapter Tehreem Zulm Al Muslim wa Khazla wa Aehtqara

(46)امام بخاری ابوعبداللہ محمد اسمٰعیل(المتوفی256ھ) صحیح بخاری باب کتاب الادب، باب من اکفر اخاہبغیر تاویل فھو کما قال حدیث نمبر6104

(46) Imam Bukhari Abu-Abdullah Muhammad Ismaeel kitab Al-Adab,,Al Hadees 6104

(47)امام بخاری ابوعبداللہ محمد اسمٰعیل (المتوفی256ھ) صحیح بخاری، ج:2، ص:888، حدیث6036، باب رحمۃ الناس والبھائم) احادیث صحیحہ نمبر275 رجم الحدیث ترقیم البانی

(47) Imam Muslim Abu Hussain Neshapuri Jild 2, Page 888,Hadees -6036

(48)امام بخاری ابوعبداللہ محمد اسمٰعیل(المتوفی256ھ) صحیح بخاری کتاب اخلاق کا بیان باب ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کی مدد کرنا حدیث نمبر6026

(48) Imam Bukhari Abu-Abdullah Muhammad Ismaeel kitab Akhla ka Bayan, Hadees 6026

(49)مسلم ابی الحسین بن الحجاج القشیری النیسابوری حدیث ن4784باب الامارۃ مکتبہ شاملہ شرح السنۃ صفحہ 44

(49) Imam Muslim Abu Hussain Neshapuri, Hadees No. 4784

(50)امام بخاری ابوعبداللہ محمد اسمٰعیل(المتوفی256ھ) صحیح بخاری حدیث4344کتاب المغازی باب بعث ابی موسیٰ ومعاذ الی الیمن قبل حجۃ الوداع

(50) Imam Bukhari Abu-Abdullah Muhammad Ismaeel kitab Al-Magazi, Hadees 4344

(51)ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الازدی السجستانی سنن ابی داؤد کتاب الجہاد، باب یومر من انضمام العسکر جلد اول صفحہ 350/354

(51) Sunan Abu Dawood, Jild 1, Page 350/354

(52)امام بخاری ابوعبداللہ محمد اسمٰعیل(المتوفی256ھ) کتاب اخلاق کا بیان میں باب گالی دینے ولعنت کرنے کی ممانعت

(52) Imam Bukhari Abu-Abdullah Muhammad Ismaeel Book Ikhlak ka bayan -- Gali Dene awr Lanat karne ki Mumaniat.

(53)سنن ترمذی کتاب جہاد کے احکام ومسائل باب امام کی اطاعت کا بیان حدیث نمبر1706

(53) Sunan Tirmizi, Hadees –No. 1706

(54)سنن ترمذی، کتاب الفتن عن رسول ﷺ، باب مَاجَاءَ فِی لُزُومِ الجَمَاعَۃِ حدیث نمبر2165

(54) Sunan Tirmizi, Hadees –No. 2165

(55)) امام مسلم ابی الحسین بن الحجاج القشیری النیسابوری صحیح مسلم کتاب صفات المنافقین والاحکامھم: بابِ تحریک الشیطان وبعثہ سرایاہ لفتنۃ الناس وان من کل نسا قرینا، رقم2813

(55) Imam Muslim Abu Hussain Neshapuri Hadees No. 2813

(56) مکتبہ شاملۃ کتاب: نور وظلمات الظلال فی ضوئ الکتاب والسنۃ صفحہ 76

(56) Maktaba Shamla Book Noor O Zulmat Page 76

(57)سنن ترمزی(ترمذی، ج2، ص41)

(57) Sunan Tirmizi, Jild 2, Page 41

(58)مسلم ابی الحسین بن الحجاج القشیری النیسابوری، کتاب الامارۃ، باب حکم من فرق امر المسلمین ج2، ص128

(58) Imam Muslim Abu Hussain Neshapuri Jild 2, Page 128

(59) ڈاکٹر سر علامہ اقبال(المتوفی1938) طلوعِ اسلام بانگِ درا

(59)Dr. Sir Muhammad Allama Iqbal poetry Book Bange Dra "TULOO e ISLAM

(60)ابو محمد مشرف الدین مصلح بن عبداللہ بن مشرف(المتوفی606-690ھ) متخلص بہ سعدی کتاب گلستانِ سعدی باب اول "سیرت بادشاہانِ"

(60) Abu Muhammad Sharfuddin Musleh bin Abdullah bin Sharf Mutakhlas bi Saadi Ktab Gulstan –e- Saad Chapter 1 , "Seerat-e- Badshahaan"

(61)ڈاکٹر سر علامہ اقبال(المتوفی 1938)رموزِ بے خودی 1857 اشاعت اور شکوہ جواب شکوہ
(61)Dr. Sir Muhammad Allama Iqbal poetry Book Bange Dra “TULOO e ISLAM
(62)بخاری امام بخاری ابوعبداللہ محمد اسمٰعیلو ستتا بتھم برقم 6922 باب قتال الجانی وقتل المرتد والمرتدۃ
(62) Imam Bukhari Abu-Abdullah Muhammad Ismaeel Hadeed 6922
(62)مسدس حالی 1857 اور حالی کی نظمیں مدو جزر اسلام
(63) Musaddas Molana Hali 1857 and the poems of Hali “MADDO JAZAR ISLAM”

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.